

روایتی مذہبی طبقے سے شاکہ ایک نوجوان کے جواب میں

تحریر: حامد کمال الدین

ہماری ایک گزشتہ تحریر پر، بذریعہ ٹوٹر آنے والا ایک اعتراض:

میں ایک عام سا طالب علم ہوں۔ سکول میں جو مطالعہ پاکستان اور تاریخ پڑھائی گئی، بعد میں پتہ چلا کہ سب جھوٹ تھی۔ نتیجتاً نصاب کی کتابوں سے اور اساتذہ سے اعتبار اٹھ گیا۔ یہی دین کے معاملے میں بھی ہے۔ آپ بہت سارے معاملات کی جب توجیہ پیش نہیں کر پاتے تو خاموشی کی دلیل سے اپنے آپ کو تو قائل شاید کر لیں، لیکن جس کے اندر طوفان اٹھا ہے اسے مطمئن نہیں کر سکتے۔ آپ کو فکر ہے انکی جو جہلم والے کو یا ساحل عدیم کو صحیح سمجھتے ہیں، آپ کو تو ان شخصیات کو شکر ادا کرنا چاہئے کہ انہوں نے بے توجیہ "علماء" کی بدولت الحاد کی طرف جاتے نوجوانوں کو توجیہ کہ بنا پر سمجھایا اور دین پر پہرہ دیا۔ آپ دوسروں میں تو مرض کی بات کر رہے ہیں لیکن علماء میں پائے جانے والے مرض کی نشاندہی نہیں کی جن کی بدولت یہ سب ہو رہا۔ آخر کار آپ کو فکر ستانی بھی تو اس بات کی کہ لوگ جہلم والے کے پاس یا ساحل عدیم کے پاس پناہ کیوں لے رہے ہیں۔

(حمود الرحمن)

جواب:

جب ہم نے کم از کم میں نے۔ یہ مان لیا کہ ہم "روایتی مذہبی طبقہ" نے آپ نوجوانوں کا حق ادا کرنے میں خاصی بڑی تقصیر کی ہے اور وہ اتنی بڑی تقصیر ہے کہ آپ کا "ہم" سے فرار کی راہ اختیار کرنا ایک خاصی حد تک سمجھ آنے والی (نہ کہ justify ہونے والی) بات۔ اور پھر "فرار" کی اس خاصیت کی بھی نشان دہی کی، کہ اس میں خاص غور طلب اور تصحیح طلب مسئلہ "مفرور منہ" کا ہوتا ہے نہ کہ "مفرور الیہ" کا؛ کیونکہ اُس کا مسئلہ دیکھنے کی تو نوبت ہی بعد میں آتی ہے، وہ بھی اگر واقعاً اس کی ضرورت ہو... یعنی ہم نے سب مسئلہ سر دست اپنے ہی اوپر لے لیا... تو میری درخواست ہوگی کہ آپ اس اتنے سے اعتراف حقیقت کو، بالفرض وہ آپ کی نظر میں کم بھی ہے، کچھ نہ کچھ قبول فرمائیں! "مفرور الیہ" نہ کبھی ہمارا موضوع ہوا ہے۔ اور اس کے لیے آپ ہماری ساری تحریرات دیکھ سکتے ہیں۔ اور نہ ہونے والا ہے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں، ہمیں اس اصل پوائنٹ کی بخوبی نشان دہی ہے جہاں سے نوجوانوں کی یہ سب فرسٹریشن جنم لے رہی ہے؛ لہذا ہم اسے چھوڑ کر کیوں کسی دوسری طرف کو جائیں، اور معاملے کو مزید الجھانے، اور نوجوانوں کی فرسٹریشن کو اور بھی بڑھانے کا باعث بنیں؟ اور اگر پھر بھی آپ کی تسلی نہیں ہوتی تو

آپ یوں سمجھیں، میری اس پوسٹ کا تمام تر رخ اپنے (سکہ بند مذہبی طبقے) ہی کی طرف تھا... اور وہ سب لمحہ فکریہ اپنے ہی متعلق۔ کیا ان کو بھی ایک مسئلہ کی نشان دہی کر کے نہیں دی جاسکتی؟؟؟ یقین کریں وہ سب لوگ ایک "مسئلہ" کے بیان میں محض ضمناً آگئے تھے۔

اور ہاں یہ کہنے میں مجھے باک نہیں، کہ آپ سب نوجوان جو "مولوی" سے بھاگے ہیں "دین" سے نہیں بھاگے، اور جن کی سب سے بڑی ترجیح ان تمام تر الحادی جھکڑوں کے باوجود "دین" ہی ہے، وہ میرے لیے نہایت قابل قدر، بلکہ اپنے دور کے لحاظ سے ایک غنیمت ہیں۔ ان نوجوانوں کے بہر حال "دین" پر رہنے پر میں جتنا بھی شکر اور جتنا بھی فخر کروں کم ہے۔ بھلے وہ "ہم" سے بھاگ کر فی الحال کہیں بھی اوٹ پانے میں اپنے تئیں کامیاب ہوئے ہوں۔ وہ سب باتیں ان شاء اللہ دیکھی جاتی رہیں گی۔ بلکہ وہ سب باتیں میرا خیال ہے وقت کے ساتھ خود بھی اچھی خاصی سمجھ آجائیں گی۔ علم و فقہ کو اس کے مستند مصادر سے لینے کا عمل بڑی دیر تک روکا نہیں جاسکتا؛ خصوصاً اس "انفرمیشن ریپولوشن" کے زمانے میں۔ مسئلہ کی thrill بسا اوقات مسئلہ کے سمجھ آنے کے راستے مسدود کر دیتی ہے اور "رد عمل" ایک بڑی ظالم چیز ہے۔

قصہ کوتاہ: مَا أَبَوَيْ نَفْسِي۔ ہم اپنے آپ کو بری الذمہ نہیں کہتے۔ آپ جہلم کی بات کرتے ہیں، محترم احمد جاوید صاحب تو نوجوانوں کے الحاد کی طرف جانے کی ذمہ داری اپنے مذہبی طبقہ کو اٹھوادیا کرتے ہیں۔ پس ہم تو بڑی "ارپٹ" کے لیے تیار تھے، آپ ہمیں چھوٹی پر پکڑ رہے ہیں!

ذرا سی ایک اور بات۔ ساحل عدیم کو۔ باوجود ان کے کچھ شدید غیر ذمہ دارانہ سٹیٹمنٹس کے۔ میں قابل قدر ہی دیکھتا ہوں، اپنے بہت سارے حضرات سے معذرت کے ساتھ۔ ان کے لیے میرے پاس نوجوانوں کی وہی کیٹگری ہے جس کا اوپر ذکر ہوا۔ یہ نوجوان "فتوے" دینے کا کام اگر "مولوی" کے لیے چھوڑ دے، تو ان شاء اللہ بہت کام کا ہے۔

نَسْأَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيقَ وَالْهِدَايَةَ.